السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے اپنی بیوی سے دوسری شادی کی رغبت ظاہر کی توہماری آپس میں ان بن ہوگئی اور بیوی نے مجھ سے مطالبہ کردیا کہ اگر تم دوسری شادی کرنا چاہتے ہو تو مجھے طلاق دے دو۔ الحمد اللہ ہم مسلمان ہیں اور ہماری شادی اسلامی تعلیمات کے مطابق انجام پائی ہے عقد نکاح میں میری بیوی نے ایسی کوئی شرط نہیں رکھی تھی کہ میں دوسری شادی نہیں کرسکتا۔ توکیا میری بیوی کےلیے جائز ہے کہ وہ میری بات تسلیم نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کے حلال کردہ کام کوحرام بنالے؟ میری بیوی الحمدللہ اسلامی تعلیمات کی پابند ہے اور وہ چاہتی ہے کہ جواب میں قرآن وسنت کے دلائل سے وضاحت کی جائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب کوئی شخص مالی اوربدنی طورپرشادی اورعدل وانصاف کرنے کی طاقت رکھتا ہوتو اس کےلیے دوسری شادی کرنا جائز ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"اور عورتوں میں سے جو بھی تمھیں پسند ہوں ان سے نکاح کرلو دو دو، تین تین، اورچار چار سے لیکن اگر تمھیں عدل نہ کرسکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے۔" (النساء)

اورسنت میں اس کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کا فعل ہے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کےلیے چار بیویوں سے زیادہ رکھنا جائز نہیں۔ اور یہ معلوم ہونا چاہیے کہ عورت کی طبیعت بہت ہی غیرت والی ہے۔ وہ یہ نہیں چاہتی کہ اس کے علاوہ کوئی بھی اور عورت اس کے خاوند میں اسکے ساتھ شریک ہواور خاوند کی محبت تقسیم ہوکررہ جائے اور عورت کے اندر اس غیرت کا پایا جانا کوئی ملامت والی بات نہیں، کیونکہ یہ غیرت توسب سے بہتر اور اچھی عورتوں (یعنی امہات المومنین رضوان اللہ عنھن اجمعین اور صحابیات رضوان اللہ عنھن اجمعین) کے اندر بھی پائی جاتی تھی۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ یہ غیرت اس حدتک نہ پہنچ جائے کہ اللہ تعالیٰ کی مشروع کردہ چیز پر بھی اعتراض کرنے لگ جائے، بلکہ عورت کو توچاہیے کہ وہ اس سے اپنے شوہر کو مت روکے کیونکہ یہ تو اس کا نیکی اور بھلائی کے کام میں تعاون ہوگا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ [۲](#) ... سورة المائدة

"اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو۔"

سعودی مستقل فتویٰ کمیٹی سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

خاوند اگر دوسری شادی کرنا چاہے تو اس پر کوئی ضروری نہیں کہ وہ پہلی بیوی کو راضی کرے، لیکن اخلاقی طور پر اسے ایسا کرنا چاہیے اور یہ حسن معاشرت بھی ہے کہ پہلی بیوی کا خیال رکھے جس سے اس کی تکلیف کم ہو کیونکہ یہ عورتوں کی طبیعت میں شامل ہے۔ کہ اس طرح کے معاملات میں بہت زیادہ تکلیف محسوس کرتی ہیں۔

اور جب خاوند دوسری شادی کرنا چاہے اور پہلی بیوی طلاق کا مطالبہ کرے تو یہ غلط ہے۔ اسے چاہیے کہ حالات کو دیکھے اور اگر وہ دوسری بیوی کے ہوتے ہوئے وہ زندگی نہیں گزار سکتی تو وہ خلع حاصل کرلے اور اگر وہ خاوند کے ساتھ رہ سکتی ہے لیکن وہ کچھ تکلیف اور تنگی محسوس کرتی ہے تو اس پر واجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کےلیے اس پر صبر کرے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو کوئی عورت بغیر کسی ضرورت کے اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے (یعنی وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گی۔)" (صحیح ارواء الغلیل (2035) صحیح الجامع الصغیر (2706) ابوداود (2226) کتاب الطلاق باب فی الخلع ترمذی (1187) کتاب الطلاق واللعان باب ماجاء فی المختلعات ابن ماجه (2055) کتاب الطلاق باب کراھیة الخلع المراة احمد (5/277) دارمی (2/162) ابن الجارود (748) ابن حبان (4184) بیہقی (7/316)

اور اگر وہ صبر کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد فرمائے گا اور اسے اس کا اچھا بدلہ عطا فرمائے گا اور خاوند پر بھی ضروری ہے کہ وہ اس کے معاملات بھی اچھے طریقے سے نبھائے اور اس کے ساتھ صبر میں شریک ہو اور اگر اس سے کچھ کمی ہوتا ہی سرزد ہوجائے تو اس پر صبر کرنا ہو اسے معاف کردے۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے۔ (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

ص404

محدث فتویٰ